

اوم شری پر ماتمنے نمہ

(ساتواں باب)

گزشتہ ابواب میں عموماً گیتا کے خاص خاص سبھی سوالات پورے ہو گئے ہیں۔ بے غرض عملی جوگ، علمی جوگ عمل، یگ کی شکل، اور اسی کا طریقہ، جوگ کی حقیقی شکل اور اُس کا ثمرہ وہ معبوث، دوغلہ، ابدی، خود شناس عظیم انسان کے لئے بھی عوامی فلاح کیلئے عمل کرنے پر زور، جنگ وغیرہ پر تفصیل سے ذکر کیا گیا اگلے ابواب میں جوگ کے مالک شری کرشن نے انھیں سے جڑے ہوئے تمام تکمیلہ سوالات کو اٹھایا ہے کہ، جس کا حل اور آغاز عبادت میں مددگار ثابت ہوگا۔

چھٹے باب کے آخری اشلوک میں جوگ کے مالک نہ یہ کہہ کر خود سوال کھڑا کر دیا کہ، جو جوگی 'مद्गतेनान्तरात्मना' مجھ میں اچھی طرح قائم باطن والا ہے اسے میں بے حد افضل جوگی مانتا ہوں روح مطلق نے اچھی طرح قیام کیا ہے؟ بہت سے جوگی حضرات روح مطلق کو حاصل تو کر لیتے ہیں، پھر بھی کہیں کوئی کمی نہیں کھکتی ہے۔ ذرا سا بھی کسر نہ رہ جائے ایسی حالت کب آئے گی؟ مکمل طور پر روح مطلق کا علم کب ہوگا؟ کب ہوتا ہے؟ اس پر جوگ کے مالک شری کرشن کہتے ہیں۔

شری بھگوان بولے

मय्यासक्तमनाः पार्थ योगं युञ्जन्मदाश्रयः ।

असंशयं समग्रं मां यथा ज्ञास्यसि तच्छृणु ॥ ११ ॥

پارتھ! تو مجھ میں راغب ہوئے من والا، باہری نہیں بلکہ (مداشراے) یعنی میرا حامل ہو کر، جوگ میں لگا ہوا (چھوڑ کر نہیں) جھکو جس طرح بلا شک و شبہہ جانے گا، اُس کو سن، جسے جاننے کے بعد ذرا سا بھی شک نہ رہ جائے، شوکتوں کی اُس مکمل جانکاری پر پھر زور دیتے ہیں۔

ज्ञानं तेऽहं सविज्ञानमिदं वक्ष्याम्यशेषतः ।

असंशयं समग्रं मां यथा ज्ञास्यसि तच्छृणु ॥ २ ॥

میں تجھے اس خاص علم کے ساتھ علم کے بارے میں مکمل طور سے بتاؤں گا، تکمیلہ دور میں یگ جس کی تخلیق کرتا ہے، اس لافانی عنصر کے حصول کے ساتھ ملنے والی جانکاری کا

نام علم ہے عنصر اعلیٰ روح مطلق کی روبرو جانکاری کا نام (ویجنان) خصوصی علم، عظیم انسان کو ایک ساتھ ہر جگہ کام کرنے کی جو صلاحیت حاصل ہوتی ہے وہ مخصوص علم، ہے۔ کس طرح وہ معبود ایک ساتھ سب کے دل میں کام کرتا ہے؟ کس طرح وہ اٹھاتا اور بیٹھاتا اور دنیوی فساد سے نکال کر منزل مقصود تک کا فاصلہ طے کرا لیتا ہے؟ اُس کے اس طور طریقہ کا نام مخصوص علم ہے۔ اس خصوصی علم کے ساتھ علم کو تفصیل سے بتاؤں گا، جسے جان کر (سن کر نہیں) دنیا میں اور کچھ بھی جاننے کے قابل نہیں رہ جائے گا۔ جاننے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ بدلاؤ ہوتے رہتے ہیں، لیکن یہ ختم کبھی نہیں ہوئی۔

मनुष्याणं सहस्रेषु कश्चिद्यतति सिद्धये ।

यततामपि सिद्धानां कश्चिन्मांक वेत्तिवतः ॥ ३ ॥

ہزاروں انسانوں میں کوئی بڑا ہی انسان میرے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اور ان کوشش کرنے والوں جو گیوں میں بھی کوئی بڑا ہی انسان مجھے عنصر (بدیہی دیدار) کے ساتھ جانتا ہے۔ اب مکمل عنصر ہے کہاں؟ ایک جگہ مادی شکل میں ہے یا ہر جگہ جلوہ گر ہے؟ اس پر جوگ کے مالک شری کرشن کہتے ہیں۔

भूमिरापोजलो वायुः खं मनो बुद्धिरेव च ।

अहंकार इतीयं मे भिन्ना प्रकृतिरष्टधा ॥ ४ ॥

ارجن! زمین، پانی، آگ، ہوا اور آسمان و من، عقل وغرور ایسے آٹھ قسموں والی میری قدرت ہے۔ یہ 'اष्टव्य' (مول ریکت یعنی) آٹھ عناصر والی بنیادی قدرت ہے۔

अपरेयमितस्त्वन्यां प्रकृतिं विद्धि मे पराम् ।

जीवभूतां महाबाहो ययेदं धार्यते जगत् ॥ ५ ॥

(इयम) یعنی یہ آٹھ قسموں والی تو غیر ماوراء قدرت ہے، یعنی جامد قدرت ہے، بازار کے عظیم ارجن! اس سے دوسرے کو ذی شکل (ماورا) یعنی با جس قدرت سمجھ، جس کے احاطے میں پوری کائنات ہے، وہ ہے روح۔ ذی روح بھی قدرت سے وابستہ رہنے کی وجہ

سے وہ بھی قدرت ہے۔

एतद्योनीनि भूतानि सर्वाण्युपधारय ।

अहं कृत्नस्य जगतः प्रभवः प्रलयस्तथा ॥ ६ ॥

ارجن ایسا سمجھ کے تمام جانداران عظیم قدرتوں سے ماورئی اور غیر ماورئی قدرتوں سے پیدا ہونے والے ہیں یہی دونوں واحد شکلیں (یونان) ہیں۔ میں تمام دنیا کی تخلیق اور قیامت (پروہ) کہ شکل ہوں یعنی اصل بنیاد ہوں، دنیا کی تخلیق مجھ سے ہے اور قیامت تحلیل بھی مجھ میں ہے۔ جب تک قدرت موجود ہے، تب تک میں ہی اُس کی تخلیق ہوں، اور جب کوئی عظیم انسان قدرت کا پار پالیتا ہے، تب میں ہی (مہا پرے) عظیم قیامت بھی ہوں، جیسا کہ تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ

”کائنات کی تخلیق اور قیامت کے سوال کو انسانی معاشرہ نے تجسس کے ساتھ دیکھا ہے دنیا کے مختلف شریعتوں میں اسے کسی نہ کسی طرح سمجھنے کی کوشش چلی آرہی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ قیامت میں دنیا ڈوب جاتی ہے۔ تو کسی کے مطابق سورج اتنا نیچے آجاتا ہے کہ زمین جل جاتی ہے، کوئی اسی کو قیامت کہتا ہے کہ اسی دن سب کو ان کے اعمال کا فیصلہ سنایا جاتا ہے، تو کوئی روز بروز کی قیامت، کسی وجہ سے قیامت کا حساب و کتاب لگانے میں مشغول ہے، لیکن جوگ کے مالک شری کرشن کے مطابق قدرت ابدی ہے۔ بدلاؤ ہوتے رہتے ہیں، لیکن یہ ختم کبھی نہیں ہوئی۔

ہندوستانی مذہبی کتابوں کے مطابق مورث اول مؤن نے قیامت کو دیکھا تھا اس کے ساتھ گیارہ عابدوں نے مچھلی کی سگھ میں کشتی باندھ کر ہمالیہ کی ایک اونچی چوٹی پر پناہ لی تھی! کار ساز شری کرشن کی نصیحتوں اور زندگی سے تعلق رکھنے والی ان کے دور کی شریعت بھاگود میں مری کنڈ وئی کے فرض مارکنڈے کے ذریعہ قیامت کا چشم دید بیان پیش کیا گیا ہے۔ وے ہمالیہ کے شمال کی جانب ‘पुष्प भद्रा’ پھرا اندی کے کنارے رہتے تھے۔

بھاگود کے بارہواں فصل کے آٹھویں اور نویں باب کے مطابق سونک وغیرہ عابدوں نے (سوت جی) سے پوچھا کہ مارکنڈے جی عظیم قیامت کے دن برگد کے پتے پر بندہ پرور بال مکند کے دیدار کا مشرف حاصل کیا تھا، لیکن وے تو ہمارے ہی خاندان کے تھے۔ ہم سے کچھ ہی وقت پہلے ہوئے تھے۔ ان کے جنم کے بعد نہ کوئی قیامت ہوئی اور نہ دنیا ہی ڈوبی۔ سب کچھ جیسا کہ تیسرا ہے، تب انہوں نے کیسی قیامت دیکھی؟ سوت جی، نے بتایا کہ مارکنڈے جی کے التجا سے خوش ہو کر نرنار پڑ)

ایک نزول) نے انہیں اپنا دیدار کرایا، مارکنڈے جی نے کہا کہ میں آپ کی وہ کارسازی دیکھنا چاہتا ہوں جس کے زیر اثر یہ روح بے شمار شکلوں (یونیوں) میں چکر لگاتی ہے۔ بھگوان نے یہ ان کی یہ گزارش منظور کی اور ایک روز جب مئی اپنے خانقاہ میں معبود کے غور و فکر میں ڈوبنے والے تھے، تب انہیں دیکھائی پڑا کہ چاروں طرف سے سمندر اُردھ کران کے اوپر آ رہا ہے۔ اُس میں (نہنگ) چھلانگے لگا رہے تھے۔ ان کی گرفت میں عابد مارکنڈے بھی آ رہے تھے۔ وہ ادھر ادھر بچنے کے لئے بھاگ رہے تھے، آسمان، سورج، زمین، چاند، جنت، تمام ستارے اس سمندر میں ڈوب گئے۔ اتنے میں مارکنڈے جی کو برگد کا درخت اور اُس کے پتے پر ایک طفل دیکھائی پڑا، سانس کے ساتھ شری مارکنڈے جی بھی اُس طفل کے پیٹ میں چلے گئے اور اپنے خانقاہ کو حلقہ سورج کے ساتھ کائنات کو زندہ پایا اور پھر سانس کے ساتھ اُس طفل کے پیٹ سے وہ باہر نکل آئے۔ آنکھ کھلنے پر عابد مارکنڈے نے اُسی خانقاہ میں اپنے ہی آسن پر موجود پایا۔

ظاہر ہے کہ کروڑوں سال کی یاد رب کے بعد عابد مارکنڈے جی نے خدائی منظر کو اپنے من میں دیکھا، تجربہ میں دیکھا باہر سب کچھ جیسے کے تیسرا برقرار تھا، لہذا تحلیل قیامت جوگی کے من میں معبود سے ملنے والا احساس ہے۔ یاد الہی کے تکمیلہ دور میں جوگی کے دل میں دنیا کا کا اثر ختم ہو کر غیر مرئی معبود ہی باقی بچتا ہے یہی قیامت ہے باہر قیامت نہیں ہوتی ہے۔ عظیم قیامت جسم رہتے ہی وحدانیت کی غیر مرئی حالت ہے۔ یہ عملی ہے، صرف عقل سے فیصلہ لینے والے شک کو ہی پیدا کرتے ہیں، چاہے ہم ہوں یا آپ اسی پر آگے دیکھیں،

मत्तः परतरं नान्यत्किञ्चिदस्ति धनंजय ।

मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मणिगणा इव ॥ ७ ॥

دھننچے! میرے سوا مطلق بھی کوئی دوسری چیز نہیں ہے، یہ تمام دنیا جو اہر کی مالا کی طرح میرے میں گتھی ہوئی ہے۔ ہے تو، لیکن جانیں گے کب؟ جب (اس باب کے اول اشلوک کے مطابق) لاشریک رغبت (عقیدت) سے میرا حامل ہو کر جوگ میں اُسی طرح سے لگ جائیں۔ اس کے بغیر نہیں، جوگ میں لگنا ضروری ہے۔

रसोऽहमप्सु कौन्तेय प्रभास्मि शशिसूर्ययोः ।

प्रणवः सर्ववेदेषु शब्दः खे पौरुषं नृषु ॥ ८ ॥

کون تے! پانی میں میں لذت ہوں چاند اور سورج میں روشنی ہوں، سارے

ویدوں میں اوم کار ہوں، (اوم+ہن+کار) خود کا آکار۔ خود کی شکل ہوں، آسمان میں آواز اور انسانوں میں اُس کے مردانگی ہوں، اور میں۔

पुण्यो गन्धः पृथिव्यां च तेजश्चास्मि विभावसौ ।

जीवनं सर्वभूतेषु तपश्चास्मि तपस्विषु ॥ ६ ॥

زمین میں پاک مہک اور آگ میں جلال ہوں، سارے جانداروں میں ان کی زندگی ہوں، اور ریاضت کشوں میں ان کی ریاضت ہوں۔

बीजं मां सर्वभूतानां विद्धि पार्थ सनामनम् ।

बुद्धिर्बुद्धिमतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥ 90 ॥

پارتھ! تو سارے جانداروں کی ابدی وجہ یعنی تخم مجھے ہی جان۔ میں عقلمندوں کی عقل جلالی حضرات کا جلال ہوں، اسی تسلسل میں جوگ کے مالک شری کرشن کہتے ہیں۔

बलं बलवतां चाहं कामरागविर्जितम् ।

धर्माविरुद्धो भूतेषु कामोऽस्मि भरतर्षभ ॥ 99 ॥

ہے بھرت! خاندان میں افضل ارجن۔ میں طاقتوروں کی خواہش اور رغبت سے خالی طاقت ہوں، دنیا میں سب طاقتور ہی تو بنتے ہیں، کوئی محنت و مشقت کرتا ہے۔ (دند بیٹھک) کوئی ایٹمی طاقت اکٹھا کرتا ہے لیکن نہیں شری کرشن کہتے کہ خواہش اور رغبت سے ماورئی جو حقیقی طاقت ہے وہ میں ہوں، وہی حقیقی طاقت ہے سارے جانداروں میں دین کے مطابق خواہش میں ہوں۔ اعلیٰ معبود روح مطلق ہی واحد دین ہے جو سب کو سنبھالے ہوئے ہے، جو دائمی روح ہے وہی ہے جو اُس سے مطابقت رکھنے والی خواہش ہے، میں ہوں، آگے بھی شری کرشن نے کہا کہ ارجن۔ میرے حصول کی خواہش کر۔ سب خواہشات کی تو ممانعت ہے، لیکن اُس روح مطلق کو حاصل کرنے کی خواہش ضروری ہے، ورنہ آپ وسیلہ والے عمل میں نہیں لگ پائیں گے۔ ایسی خواہش بھی میرا کرم ہے۔

ये चैव सात्त्विका भावा राजसास्तामसाश्च ये ।

मत्त एवेति तान्विद्धि न त्वहं तेषु ते मयि ॥ १२ ॥

اور بھی جو ملکات فاضلہ سے پیدا ہونے والے احساسات ہیں، جو ملکات ردیہ جو ملکات مذموم سے پیدا ہونے والے احساسات ہیں، ان سب کو تو مجھ سے ہی پیدا ہونے والے ہیں ایسا سمجھ لیکن حقیقت میں ان میں میں اور مجھ میں نہیں ہیں۔ کیوں کہ نہ میں ان میں گم ہوں اور نہ وہ ہی میرے اندر داخل ہو پاتے ہیں۔ کیوں کہ مجھے عمل سے لگاؤ نہیں ہے میں لاملوث ہوں، مجھے اُن میں کچھ حاصل نہیں کرنا ہے۔ لہذا مجھ میں داخل نہیں ہو پاتے ایسا ہونے پر بھی۔

جس طرح روح کی موجودگی سے جسم کو بھوک اور پیاس لگتی ہے، روح کو اناج یا پانی سے کوئی واسطہ نہیں ہے، اُسی طرح قدرتِ روحِ مطلق کی موجودگی میں ہی اپنا کام کر پاتی ہے، روح مطلق اس کی صفات اور کاموں سے لاتعلق رہتا ہے۔

त्रिभिर्गुणमयैर्भावैरेभिः सर्वमिदं जगत् ।

मोहितं नाभिजानाति मामेभ्यः परमव्ययम् ॥ १३ ॥

ملکات فاضلہ، ملکات رویہ اور ملکات مذموم ان تینوں صفات کے زیر اثر یہ ساری دنیا اس سے فرفتہ ہو رہی ہے۔ اس واسطے لوگ ان تینوں صفات سے ماورئی مجھ لافانی کو عنصر سے اچھی طرح نہیں جانتے میں ان تینوں صفات سے ماورئی ہوں۔ یعنی جب تک ذرا سی بھی صفات کی پرت موجود ہے، تب تک کوئی مجھے نہیں جانتا، اُسے ابھی چلنا ہے، وہ راہی ہے اور۔

दैवी ह्येषा गुणमयी मम माया दुस्त्यया ।

मामेव ये प्रपद्यन्ते मायामेतां तरन्ति ॥ १४ ॥

تینوں صفات سے مزین میری یہ حیرت انگیز کار سازی بے حد دشوار ہے، لیکن جو انسان مجھے ہی مسلسل یاد کرتے ہیں، وہ لو سے دنیا پر فتح حاصل کر لیتے ہیں یہ کار سازی ہے تو روحانی، لیکن اگر بتی جلا کر اس کی عبادت نہ کرنے لگیں، اس سے نجات پانا ہے۔

न मां दुष्कृतिनो मूढाः प्रपद्यन्ते नराधमाः ।

माययापहतज्ञाना आसुरं भावममाश्रिताः ॥ १५ ॥

جو مجھے لگا تا یاد کرتے ہیں، وے جانتے ہیں۔ پھر بھی لوگ میری یاد سے غافل رہتے ہیں فطرت کے ذریعہ جن کا علم کا اغوا کر لیا گیا ہے، جو دنیوی خصلت کے حامل ہیں، انسانوں میں بدذات، خواہش، غصہ وغیرہ برے کاموں کو کرنے والے جاہل لوگ مجھے نہیں یاد کرتے۔ تو یاد کرتا کون ہے؟

चतुर्विधा भजन्ते मां जनाः सुकृतिनोऽर्जुन ।

आर्तो जिज्ञासुरर्थी ज्ञानी च भरमर्षभ ॥ १६ ॥

اے بھرت خاندان میں افضل ارجن! سکریتنیہ سکریتنیہ افضل یعنی معینہ عمل (جس کے ثمرہ میں شرف کا حصول ہو، اسکو) کرنے والے، اذیثا، یعنی خواہش مند، آرتہ، یعنی دکھ درد سے چھٹنے کی خواہش والے، 'جیسا سوسو' یعنی ظاہری طور سے جاننے کا تجسس اور، گیانی، یعنی جو داخل ہونے کی حالت میں ہیں، یہ چاروں طرح کے عقیدت مند مجھے یاد کرتے ہیں۔

ارتھ (سرمایہ) وہ چیز ہے، جس سے ہمارے جسم خواہ متعلقات پوری ہوتی ہو۔ لہذا سرمایہ، خواہشات یہ سب کچھ پہلے معبود کے ذریعے پوری ہوتی ہیں شری کرشن کہتے ہیں کہ میں ہی پورا کرتا ہوں، لیکن اتنا ہی حقیقی سرمایہ نہیں ہے۔ روحانی دولت، ہی ہمیشہ قائم رہنے والی دولت ہے۔ یہی سرمایہ ہے دنیوی سرمایہ کو پورا کرتے کرتے معبود حقیقی سرمایہ کو روحانی دولت کی طرف بڑھادیئے ہیں، کیوں کہ وے جانتے ہیں کہ اتنے سے ہی میرا معتقد بامسرت نہیں ہوگا، لہذا وے روحانی دولت بھی اسے عطا کرنے لگتے ہیں۔ 'لوک لاہو' 'نباہو' اس پر اس دنیا میں منافع اور عالم بالا میں گزارہ یہ دونوں معبود کی چیزیں ہیں۔ اپنے بندہ کو خالی نہیں رہنے دیتے۔

آرتیہ! غمگسار۔ جو غمزدہ ہو، تجسس پورے طور سے جاننے کی تجسس رکھنے والے

مجس لوگ مجھے یاد کرتے ہیں۔ ریاضت کی پختہ حالت میں دیدار (بدیہی دیدار) کے مقام پر پہنچے ہوئے عالم حضرات بھی مجھے یاد کرتے ہیں، اس طرح کے چار طرح کے معتقد ہیں جو مجھے یاد کرتے ہیں جن میں عالم افضل ہے یعنی عالم بھی بندہ ہی ہے۔

तेषां ज्ञानी नित्ययुक्त एकभक्तिर्विशष्यते ।

प्रियोहि ज्ञानिनोऽत्यर्थमहं स च मम प्रियः ॥ १७ ॥

اگر جن! ان میں بھی جو ہمیشہ کیلئے مجھ میں تحلیل ہے، پر خلوص بندگی والا عالم خصوصی ہے، کیوں کہ بدیہی دیدار کے ساتھ علم رکھنے والے عالم کو میں بے حد محبوب ہوں اور وہ عالم بھی مجھے بے حد عزیز ہے۔ وہ عالم میرا ہی ہم مرتبت ہے۔

उदाराः सर्व एवैते ज्ञानी त्वात्मैव मे मतम् ।

आस्थितः स हि युक्तात्मा मामेवानुत्तमां गतिम् ॥ १८ ॥

اگر چہ یہ چاروں طرح کے بندے رواں دار ہی ہیں (کون سی رواداری کردی؟ کیا آپ کی بندگی سے معبود کو کچھ حاصل ہو جاتا ہے؟ کیا معبود میں کوئی کمی ہے، جسے آپ نے پوری کردی؟ نہیں، درحقیقت وہی روادار ہے جو اپنی روح کو جہنم میں نہ پہنچائے، جو اُس کی نجات کیلئے آگے، بڑھ رہا ہے، اس طرح یہ سب روادار ہیں) لیکن عالم تو مجسم میری شبہ ہی ہے، ایسا میرا ماننا ہے، کیوں کہ وہ مستقل مزاج عالم بندہ بہترین انجام کی شکل میں میرے اندر مقام پاچکا ہے، یعنی وہ میں ہوں، وہ مجھ میں ہے مجھ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی پر پھر زور دیتے ہیں کہ۔

बहूनां जन्मनामन्ते ज्ञानवान्मां प्रपद्यते ।

वासुदेवः सर्वमिति स महात्मा सुदुर्लभः ॥ १९ ॥

ریاض کرتے کرتے مختلف، پیدائشوں کے آخر میں، حصول والے پیدائش میں دیدار نصیب عالم (۱) سب کچھ معبود ہی ہے۔ اس طرح جھکو یاد کرتا ہے، وہ عابد بے حد کیا ہے وہ کسی معبود کی مجسمہ نہیں گڑھواتا بلکہ داخلی طور پر اپنے اندر اُس اعلیٰ معبود کی

رہائش پاتا ہے اُسی عالم مرد کامل کو شری کرشن رمز شناس، بھی کہتے ہیں، انہیں عظیم انسانوں سے خارجی معاشرہ میں بھلائی ممکن ہے۔ اس طرح کے روبرو رمز شناس عظیم انسان شری کرشن کے الفاظ میں بے حد کامیاب ہیں۔

جب شرف اور دنیوی تعیشات (نجات اور عیش) دونوں ہی معبود سے حاصل ہوتے ہیں، تب سبھی کو واحد معبود کو ہی یاد کرنا چاہئے پھر بھی لوگ انہیں یاد نہیں کرتے۔ کیوں؟ شری کرشن کے ہی الفاظ میں۔

कामैस्तैस्तैर्ह्यान प्रपद्यन्तेऽन्यदेवाताः ।

तं तं नियममास्थाय प्रकृत्या नियताः स्वया ॥ २० ॥

وہ رمز شناس مرد کامل یا روح مطلق ہی سب کچھ ہے۔ لوگ ایسا سمجھ نہیں پاتے، کیوں کہ عیش و عشرت کی خواہشات کے ذریعہ لوگوں کی عقل انوا کر لی گئی ہے۔ لہذا وہ اپنی خصلت یعنی مختلف پیدائشوں سے حاصل کئے گئے۔ تاثرات کے زیر اثر ترغیب پا کر مجھ روح مطلق سے الگ دوسرے دیوتاؤں اور انہیں حاصل کرنے کیلئے مروجہ رواجوں کی پناہ لیتے ہیں۔ یہاں دوسرے دیوتاؤں کا ذکر پہلی باہر آیا ہے۔

यो यो यां यां तनुं भक्तः श्रद्धयार्चितुमिच्छति ।

तस्य तस्याचलां श्रद्धा तामेव विदधाम्यहम् ॥ २१ ॥

خواہش والا عقیدت مند جس جس دیوتا کی مجسمہ کی عقیدت کے ساتھ عبادت کرنا چاہتا ہے، میں اُسی دیوتا میں اُس کی عقیدت کو مستقل کرتا ہوں۔ میں مستقل کرتا ہوں کیوں کہ دیوتا نام کی کوئی چیز ہوتی تب تو وہ دیوتا ہی اس عقیدت کو مستقل کرتا؟

स तथा श्रद्धया युक्तस्तस्याराधनमीहते ।

लभते च ततः कामान्नयैव विहितान्हि तान् ॥ २२ ॥

وہ انسان اُس عقیدت کا حامل ہو کر اس دیوتا کی مجسمہ کی عبادت میں مستعد ہوتا ہے کہ اور اُس دیوتا کے وسیلے سے میرے ہی ذریعے بنائے گئے ان خواستہ عیش و عشرت کو بلا

شبہ حاصل کرتا ہے۔ عیش و عشرت کون عطا کرتا ہے؟ میں ہی عطا کرتا ہوں اس کی عقیدت کا ثمرہ ہے۔ عیش، نہ کہ کسی دیوتا کی دین۔ لیکن وہ ثمرہ تو حاصل کر ہی لیتا ہے، پھر اس میں برائی کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اننتवत्तु फलं तेषां तद्भवत्यल्पमधसाम् ।

देवान्देवयजो यान्ति मद्भक्ता यान्ति मामपि ॥ ۲۳ ॥

لیکن ان کم عقل والوں کو ملنے والا وہ ثمرہ فانی ہے۔ آج ثمرہ ہے تو، لطف اٹھاتے اٹھاتے ختم ہو جائے گا لہذا فانی ہے۔ دیوتاؤں کی عبادت کرنے والے دیوتاؤں کو حاصل کرتے ہیں اور دیوتا بھی فانی ہے۔ دیوتاؤں سے لگاؤ دنیا کی ساری چیزیں تغیر پذیر اور ختم ہونے والی ہیں، میرا معتقد مجھے حاصل کرتا ہے، جو غیر مرنی جو عقیدت کی انتہا ہے اُس اعلیٰ سکون کو حاصل کرتا ہے۔

باب تین میں جوگ کے مالک شری کرشن نے کہا کہ اس یگ کے ذریعہ تم لوگ دیوتاؤں یعنی روحانی دولت کا اضافہ کر دو، جیسے جیسے روحانی دولت میں اضافہ ہوگا، ویسے ویسے تمہاری ترقی ہوگی، سلسلے وار ترقی کرتے کرتے اعلیٰ شرف کو حاصل کر لو، یہاں دیوتا اس روحانی دولت کا انبوه ہے، جس سے اعلیٰ معبود روح مطلق کی مرتبت کو حاصل کیا جاتا ہے۔ روحانی دولت نجات کے لئے ہے، جس کے ۲۶ نشانیوں کا بیان گیتا کے سولہویں باب میں کیا گیا ہے۔

دیوتا من کے درمیان اعلیٰ معبود روح مطلق کے خاصہ کو حاصل کرنے والی نیک صفات کا نام ہے۔ تھی تو یہ اندر کی چیز، لیکن وقت کے ساتھ لوگوں نے اندر کی چیز کو باہر دیکھنا شروع کر دیا، جسموں کو گڑھ لیں، عبادت کے تمام طور طریقے (کرم کا نڈ) بنا ڈالے اور حقیقت سے دور کھڑے ہو گئے، شری کرشن نے اس گمراہی کا حل مذکورہ بالا چار اشلوکوں میں کیا، گیتا میں پہلی بار، دوسرے دیوتاؤں، کا نام لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دیوتاؤں کا

کوئی وجود نہیں ہوتا، لوگوں کی عقیدت جہاں سر جھکاتی ہے، وہاں میں ہی کھڑا ہو کر اُن کی عقیدت کو تائید کرتا ہوں اور میں ہی وہاں ثمرہ بھی دیتا ہوں، وہ ثمرہ بھی فانی ہے۔ ثمرہ ختم ہو جاتا ہے دیوتا ختم ہو جاتے ہیں اور دیوتاؤں پرستار بھی ختم ہو جاتا ہے، جن کا عرفان ختم ہو گیا ہے، وے جاہل ہی دوسرے دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں، شری کرشن یہاں تک کہتے ہیں کہ دوسرے دیوتاؤں کی عبادت کرنے کا اصول ہی غیر مناسب ہے (آگے دیکھیں باب ۱۹/۲۳)

अव्यक्तं व्यक्तिमापन्नं मन्यन्ते मामबुद्धयः ।

परं भावमजानन्तो ममाव्ययमनुत्तमम् ॥ २४ ॥

اگرچہ جب دیوتاؤں کی شکل میں دیوتا نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں، جو ثمرہ ملتا ہے وہ بھی فانی ہے پھر بھی سب لوگ مجھے یاد نہیں کرتے، کیوں کہ کم عقل انسان (جیسا گزشتہ اشلوک میں آیا کہ خواہشات کے ذریعہ جن کی عقل کا انخواہو گیا ہے، وے)

میرے بہترین، لافانی اور اعلیٰ اثر کو اچھی طرح نہیں جانتے، لہذا وے مجھ غیر مرئی انسان کو مجسمہ انسان والے احساس کو حاصل ہوا مانتے ہیں، یعنی شری کرشن بھی انسانی جسم کو قبول کرنے والے جوگی تھے، جوگ کے مالک تھے جو خود جوگی ہو اور دوسروں کو بھی جوگ عطا کرنے کی جس میں صلاحیت ہو، اسے جوگ کا مالک (योगेश्वर) کہتے ہیں، ریاضت کے صحیح دور میں پڑ کر رفتہ رفتہ ترقی ہوتے ہوتے عظیم انسان بھی اُسی اعلیٰ احساس میں مقام پالیتے ہیں، جسمانی انسان ہوتے ہوئے بھی وے غیر مرئی حقیقی شکل میں قائم ہو جاتے ہیں، پھر بھی خواہشات سے مجبور کم عقل والے انہیں عام آدمی ہی مانتے ہیں، وے سوچتے ہیں کہ ہماری ہی طرح تو یہ بھی پیدا ہوئے ہیں معبود کسی ہو سکتے ہیں؟ ان بے چاروں کا قصور بھی کیا ہے۔ نظر ڈالتے ہیں تو ظاہری طور سے جسم ہی دیکھائی پڑتا ہے، وے عظیم انسان کے حقیقی شکل کو دیکھو کیوں نہیں پاتے، اس بارے میں جوگ کے مالک شری کرشن

سے ہی سنیں

ناہं प्रकाशः सर्वस्य योगमायासमावृतः ।

मूढोऽयं नाभिजानाति लोको मामजमव्ययम् ॥ २५ ॥

عام انسان کے لئے فطرت ایک پردہ ہے، جس کے ذریعے روح مطلق پورے طور سے مخفی ہے جوگ کی ریاضت سمجھ کر وہ اس میں لگا ہوا ہوتا ہے، اس کے بعد جوگ کی فطرت (योगماپب) یعنی جوگ کا عمل بھی ایک پردہ ہی ہے۔ جوگ کا آغاز کرتے کرتے اس کی انتہا جوگ کے راستے پر چلنے کی صلاحیت آجانے پر وہ مخفی ہو اور روح مطلق ظاہر ہوتا ہے۔ جوگ کے مالک کہتے ہیں کہ میں اپنی جوگ کی فطرت سے ڈھکا ہوا ہوں، صرف جوگ کی پختہ حالت والے ہی مجھے حقیقی شکل میں دیکھ سکتے ہیں میں سب کے لئے ظاہر نہیں ہوں، لہذا یہ کم عقل انسان مجھ جنم سے عاری (جسے اب پیدا نہیں ہونا ہے) لافانی (جس کو موت نہیں آتی ہے) غیر مرئی شکل (جسے پھر ظاہر نہیں ہونا ہے) کو نہیں جانتا، ارجن بھی شری کرشن کو اپنی ہی طرح انسان مانتا تھا، آگے انہوں نے نذر عطا کی تو ارجن عزیز ی سے کہنے لگا، التجا کرنے لگا، درحقیقت غیر مرئی کے مقام پر فائز عظیم انسان کو پہچاننے میں ہم لوگ عموماً نایبنا ہی ہیں، آگے فرماتے ہیں۔

वेदाहं समतीतानि वर्तमानानि चार्जुन ।

भविष्याणि व भूतानि मां तु वेद न कश्चन ॥ २६ ॥

ارجن! میں ماضی حال اور مستقبل میں ہونے والے تمام جانداروں کو جانتا ہوں،

لیکن مجھے کوئی جانتا۔ کیوں نہیں جان پاتا؟

इच्छाद्वेषसमुत्थेन द्वन्द्वमोहेन भारत ।

सर्वभूतानि सम्मोहं सर्गे यान्ति परंतप ॥ २७ ॥

بھرت کے خاندان والے ارجن! طلب اور کینہ یعنی حسد و عداوت وغیرہ وبال کی

فریبگی سے دنیا کے تمام جاندار بے انتہا فرفتہ ہو رہے ہیں، لہذا مجھے نہیں جان پاتے، تو کیا کوئی

جانے گا ہی نہیں؟ جوگ کے مالک شری کرشن کہتے ہیں۔

येषां त्वन्तगतं पापं जनानां पुण्यकर्मणाम् ।

ते द्वन्द्वमोनिर्मुक्ता भजन्ते मां दृढव्रताः ॥ २८ ॥

مگر افادی عمل (جو بار بار جنم لینے کا خاتمہ کرنے والا ہے، جس کا نام کرنے لائق عمل، معینہ عمل، یک کا طریقہ کار کہہ کر بار بار سمجھایا ہے اُس عمل کو) کرنے والے جن بندوں کا گناہ ختم ہو گیا ہے، وے حسد، عداوت وغیرہ وبال کی فرنگی سے اچھی طرح آزاد ہو کر، عزم مستحکم رہ کر مجھے یاد کرتے ہیں، کس لئے یاد کرتے ہیں؟

जरामणमोक्षाय मामाश्रित्य यतन्ति ये ।

ते ब्रह्म तद्विदुः कृत्स्नमध्यामं कर्म चखिलम् ॥ २९ ॥

جو میری پناہ میں آ کر ضعیفی اور موت سے نجات پانے کیلئے کوشش کرتے ہیں، وے انسان اُس معبود کو، میری روحانیت کو اور مکمل عمل کو جانتے ہیں اور اسی تسلسل میں۔

साधिभूताधिदैवं मां साधियज्ञं च ये विदुः ।

प्रयाणकालेऽपि च मां ते विदुर्युक्तचेतसः ॥ ३० ॥

جو انسان مخصوص جاندار (بھی بھوت) مخصوص دیوتا (اधीدےو) اور مخصوص گی (اधीیگےو) کے ساتھ مجھے جانتے ہیں، مجھ میں مضمر طبیعت والے وے انسان آخری وقت میں بھی مجھ کو ہی جانتے ہیں، مجھ میں ہی قائم رہتے ہیں اور مجھے ہمیشہ ہی مجھے حاصل رہتے ہیں چھپسیوں اور ستائیسویں اشلوک میں انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی نہیں جانتا، کیوں کہ وے فرنگی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ لیکن تو اُس فرنگی سے چھٹنے کے لئے کوشاں ہے وے (۱) مکمل معبود ہے (۲) مکمل روحانیت (۳) مکمل عمل (۴) مکمل مخصوص جاندار (۵) مکمل مخصوص دیوتا (۶) مکمل مخصوص گی کے ساتھ مجھ کو جانتے ہیں یعنی ان سب کا ثمرہ میں مرشد کامل ہوں، وہی مجھے جانتا ہے، ایسا نہیں کہ کوئی نہیں جانتا۔

## مغز سخن

اس ساتویں باب میں جوگ کے مالک شری کرشن نے بتایا کہ لاشریک عقیدت سے میری سپردگی میں آکر، میری پناہ میں ہو کر جو جوگ میں لگتا ہے، وہ پوری طرح سے مجھے جانتا ہے! مجھے جاننے کیلئے ہزاروں میں سے کوئی شاذ ہی کوشش کرتا ہے اور کوشش کرنے والوں میں شاذ ہی کوئی جانتا ہے! وہ مجھے مادی شکل میں ایک ہی جگہ پر نہیں بلکہ ہر جگہ جاری و ساری دیکھتا ہے! آٹھ قسموں والی میری جامد قدرت ہے اور اس کے مابین ذی روح کی شکل میری ذی جس قدرت ہے! انھیں دونوں کے توسط سے پوری دنیا کھڑی ہے! جلال و قوت میرے ہی ذریعے ہیں حسد اور خواہش سے خالی طاقت اور دین کے مطابق خواہش بھی میں ہی ہوں! جیسا کہ ساری خواہشات کیلئے تو ممانعت ہے، لیکن مجھے حاصل کرنے کیلئے خواہش کر! ایسی خواہش کا پیدا ہونا میرا ہی رحم و کرم ہے! صرف روح مطلق کو حاصل کرنے کی خواہش ہی، دینی خواہش ہے!

شری کرشن نے بتایا کہ میں تینوں صفات سے مبرا ہوں! میں اعلیٰ معبود کا لمس کر کے اُسکے اعلیٰ احساس میں قائم ہوں، لیکن عیش میں ڈوبے جاہل انسان سیدھے جھکونہ یاد کر دوسرے دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں، جب کہ وہاں دیوتا نام کا کوئی ہے ہی نہیں! پتھر، پانی، درخت، جس کی بھی وے عبادت کرنا چاہتے ہیں، اُسی میں ان کی عقیدت کو میں ہی تصدیق کرتا ہوں! اُسکے پردہ میں کھڑا ہو کر میں ہی ثمرہ دیتا ہوں، کیوں کہ نہ وہاں کوئی دیوتا ہے، نہ کسی دیوتا کے پاس کوئی عیش ہی ہے! لوگ مجھے عام آدمی سمجھ کر نہیں یاد کرتے، کیوں کہ میں جوگ کے طریقہ کار کے ذریعہ پردے میں ہوں! آغاز کرتے کرتے جوگ کی فطرت کا پردہ ہٹا لینے والے ہی مجھ جسم والے کو بھی غیر مرئی شکل سے جانتے ہیں! دوسری حالت میں نہیں۔

میرے معتقد چار طرح کے ہیں۔ دولت کے خواہش مند، بے قرار، متجسس اور

عالم! غور و فکر کرتے کرتے مختلف پیدائشوں کے دور سے گزرتے ہوئے آخری جنم میں حصول والا عالم میرا ہی، ہم مرتبت ہے، یعنی مختلف پیدائشوں سے غور و فکر کر اس شکل ربانی کو حاصل کیا جاتا ہے! حسد و عداوت کی فرنگی سے گھرے پیدا انسان مجھے کبھی بھی نہیں جان سکتے، لیکن حسد، عداوت کے فریب سے الگ ہو کر جو معینہ عمل (جسے مختصر میں عبادت کہہ سکتے ہیں) کا غور و فکر کرتے ہوئے ضعیفی اور موت سے چھوٹنے کے لئے کوشش میں لگے ہیں، وہ انسان مکمل طور سے مجھے جان لیتے ہیں، وہ مکمل معبود کو، مکمل روحانیت کو، مکمل مخصوص دیوتا کو، مکمل عمل کو اور مکمل یگ کے ساتھ مجھے جانتے ہیں وہ مجھ میں داخل ہوتے ہیں اور آخری وقت میں مجھ کو ہی جانتے یعنی پھر کبھی بھولتے نہیں ہے۔

اس باب میں روح مطلق کے مکمل علم کی تجزیہ ہے، لہذا اس طرح سے شری مد بھگود گیتا کی تمثیل اپنیشد و علم تصوف اور علم ریاضت سے متعلق شری کرشن اور ارجن کے مکالمہ میں، علم مکمل (मस ग्रबोध) نام کا ساتواں باب مکمل ہوتا ہے۔ اس طرح قابل احترام پر مہنس پرمانند جی کے مقلد سوامی ارگڑانند کے ذریعہ لکھی شری مد بھگود گیتا کی تشریح، حقیقی گیتا، (بیتھارتھ گیتا) میں، علم مکمل، (समग्रबोध) نام کا ساتواں باب مکمل ہوا۔